مسجد اقصیٰ سے متعلق چالیس حقائق

(جن سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں)

تالیف: ڈاکٹر عیسیٰ القدومی

ترجمانی: ڈاکٹر محمد طارق ایوبی ندوی

ناشر: جمعیت شباب اسلام، لکھنؤ

حرف تشکر

مسجد اقصی امت مسلمہ کی ملکیت ہے، اس پر کسی دوسری قوم کا مذہبی، قومی، سیاسی اور جغرافیائی کسی لحاظ سے کوئی حق نہیں ہے، مسجد اقصیٰ امت مسلمہ کی عزت وعظمت کی علامت ہے، ہمارے شاندار ماضی کی شناخت ہے، ہمارے مستقبل کی ضمانت ہے، اس کی فریادیں خون رلاتی ہیں، دل کو دہلاتی ہیں، مگر اے اقصیٰ ہم مجبور ہیں، ہمارے پاؤں میں بیڑیاں ہیں، ہمارے مسلم حکمرانوں نے ہی تجھے انسانی دنیا میں بسنے والی بدترین مخلوق کے حوالے کیا ہے، ان عرب حکمرانوں کے ناعاقبت اندیش اقدامات کے سبب ہی فلسطین میں یہودی کالونی بنی، پھر اسرائیلی ریاست قائم ہوئی، پھر رفتہ رفتہ فلسطین اور اس کے مقدسات پر یہودی تسلط ہو گیا، فلسطینیوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جانے لگا اور مسجد اقصی کے تقدس کو پیروں تلے روندا جانے لگا، عالمی برادری نے بھی عدل وانصاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے پورے فریب کا مظاہرہ کیا، اسپین پر تو عیسائیوں کے حق کی وکالت کی مگر فلسطین پر یہودیوں کے ظالمانہ وغاصبانہ قبضہ کے بالمقابل مسلمانوں کے آبائی، موروثی، مذہبی اور تاریخی حق کو قبول نہ کرتے ہوئے ہمیشہ یہودیوں کے مفادات کی بات کی، مسجد اقصیٰ کے متعلق بہت سارے مسلمان بھی اس غلط فہمی کا شکار ہیں، چنانچہ وہ اسی طرح بولتے بھی ہیں اور لکھتے بھی ہیں کہ کشمکش کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ جگہ عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے لیے یکساں طور پر مقدس ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اس مسجد پر صرف مسلمانوں کا استحقاق ہے، اس کو اسلامی شناخت خود رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی، یہودیوں کا مذہب اور ان کی کتابیں رد کرتی ہیں جس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں۔

مگر سلام ہے اس قوم کو جس کے بچے عرب کے فوجی جرنیلوں سے اچھے ہیں، جس کی عورتیں عرب کے مردوں سے بہتر ہیں جس کے بوڑھے عرب کے نوجوانوں سے زیادہ جوان ہیں، جن کے دلوں میں مسجد اقصی کی محبت پیوست ہے، جو نہتے ہیں مگر یہودی فوج ان کے سامنے اپنے تمام تر خونخوار مظالم کے باوجود بے بس نظر آتے ہیں، سلام ہے ان جیالوں کو جو اپنے خون کا نذرانہ دے کر، اپنے عیش وآرام اور اپنی جانوں کو نچھاور کر کے مسجد اقصی کی حفاظت کر رہے ہیں، کتنے بچے بغیر دوا اور غذا کے بلک بلک کر مر جاتے ہیں، کتنی عورتیں روز بیوگی کا درد سہتی ہیں، کتنے گھر مسجد اقصیٰ کے لئے قربان ہو چکے، مگر پھر بھی وہ ڈٹے ہوئے ہیں، سلام ہے ان کو جو صبح وشام اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔

یہودیوں نے مسجد اقصی کی محبت وعقیدت کو دلوں سے نکالنے کے لئے متعدد داؤ کھیلے، حقائق کو مسخ کیا، لوگوں تک غلط معلومات پہنچائیں، پروپیگنڈے کیے، مسجد اقصیٰ کے قضیہ کو صرف عربوں یا صرف فلسطینیوں کا قضیہ بنا کر انسانیت اور اسلام سے اس کا رشتہ کاٹنے کی کوشش کی، لیکن الحمد للہ ہر محاذ پر کچھ اللہ کے بندے ان کا مقابلہ کرتے رہے، ایک طبقہ جان ومال اور خون سے اقصیٰ کے ذرے ذرے کا محافظ بنا ہوا ہے، تو ایک طبقہ نے اس قضیہ کو عالمی سطح پر زندہ کر رکھا ہے، صحیح معلومات بہم پہنچانے کی سعی پیہم کرتا رہتا

ہے، ہمیں خوشی ہے کہ اقصیٰ کی خاطر ہم بھی یہ معمولی سی خدمت کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں، اللہ اس کو قبول فرمائے اور ہماری آنکھیں قبلہ اول کی بازیابی سے ٹھنڈی فرمائے، یقیناً یہ ہوگا، اللہ کی مدد آئے گی، جب یہ امت نصرت خداوندی کے نزول کے شرائط پورے کر دے گی، جب عرب کے صہیونیوں سے نجات مل جائے گی تو نصرت خداوندی آئے گی، [illegible] ! [illegible]

اے اقصیٰ ہم تیری راہ میں کوئی اور قربانی دینے سے فی الحال قاصر ہیں مگر تجھ سے یہ وعدہ ہے اور مرتے دم تک ہم ان شاءاللہ یہ وعدہ وفا کریں گے کہ ہماری زبان اور ہمارا قلم تیری راہ میں تیغ براں ہے، ہمارا قلم یہود کو غاصب اور عرب حکمرانوں کو خائن لکھے گا، تجھ پر امت مسلمہ کا استحقاق ثابت کرے گا، ہماری زبان تیرے لیے رب کریم سے فریاد کرتی رہے گی، ہم تیری راہ میں وفا کی تاریخ رقم کرنے والوں سے یکجہتی کا اور اخلاقی ہمدردی کا اظہار کرتے رہیں گے، تو ہمارے دلوں کی دھڑکن بن کر زندہ رہے گی، ہماری آنکھوں کا نور بن کر روشن رہے گی، تیری تاریخ سے ہم اپنے بچوں کے ذہنوں کو منور کریں گے، تیرے قضیہ کو ہم ہر حال میں عالمی اور انسانی سطح پر زندہ رکھیں گے، تیرے ثابت شدہ اسلامی تقدس سے ہم ہر ہر شخص کو واقف کرائیں، ہم اپنے اس ملک میں رہتے ہوئے تمام جمہوری طریقوں کو تیری بازیابی کے لیے استعمال کریں گے، فلسطین اور مسجد اقصیٰ کے تئیں ہر مسلمان کا وہی موقف ہے جس کا جرأت مندانہ اظہار آخری با اختیار عثمانی خلیفہ سلطان عبد الحمید ثانی عثمانی نے کیا تھا کہ ''میں فلسطین کا ایک انچ ٹکڑا بھی نہیں دے سکتا کیوں کہ یہ امت مسلمہ کی امانت ہے۔''

ہم اللہ کے حضور سجدہ شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اس خدمت کی توفیق بخشی کہ ہم اقصیٰ سے متعلق کچھ حقائق اور کچھ تعارف پیش کر سکے، خدایا تیرا صد ہزار شکر! مسجد اقصی کے متعلق بہت سارے پڑھے لکھے لوگ بھی بہت کچھ بلکہ بنیادی باتیں بھی نہیں جانتے، رفتہ رفتہ یہ اہم اسلامی قضیہ لوگوں کے دل ودماغ سے محو ہو رہا ہے، اس لیے ہم کو جب [illegible] کا یہ مختصر مگر جامع تعارف نامہ ملا تو ہم نے دو دن میں اس کو اردو میں منتقل کیا، ہمارے بعض عزیز دوستوں نے کتابت و مراجعت کی، اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس کو خوب عام کریں، کوئی صاحب خیر اگر اس کو طبع کرادے تو یہ اقصیٰ کے لئے اس کی قربانی ہوگی، اللہ تعالیٰ مجلہ کے مدیر فیصل یوسف العلی اور اس تعارف نامہ کے مولف ڈاکٹر عیسیٰ القدومی کو جزائے خیر دے، جنھوں نے مفاد پرستی کے اس دور میں بھی مسجد اقصیٰ کے مشن کو اپنے سینے سے لگا رکھا ہے، اللہ تعالیٰ سب معاونین اور مسجد اقصیٰ کے مرابطین و مرابطات اور اس کی راہ میں تگ و دو کرنے والوں کو اپنی شایان شان بدلہ عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو اس مشن کے اختتام تک پہنچانے کی توفیق مرحمت فرمائے اور مسجد اقصیٰ کی بازیابی سے اس امت مرحوم کی عظمت رفتہ بحال فرمائے۔

آمین یارب العالمین

محمد طارق ایوبی

علی گڑھ ۲۷/ ۷/ ۲۰۱۷ء

مسجد اقصی سے متعلق چالیس حقائق

جن سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں

تمام تعریفیں ہیں اس اللہ کے لیے جو اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا، اور جس نے القدس کو مشرق اقصی سے لے مغرب تک دنیا کی معروف ترین جگہ بنایا، میں اس کی اس قدر حمد کرتا ہوں جو شمار نہیں کی جاسکتی۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے مسجد اقصی کو قبلۂ اولی بنایا، وہ روئے زمین پر دوسری مسجد ہے، ان تین مساجد میں سے ایک ہے جن کی جانب ثواب کی نیت سے سفر کیا جاسکتا ہے، یہ مسجد وہ مقام ہے جہاں تک نبی پاک ﷺ کو اس براق کے ذریعہ لایا گیا جس کے قدم حد نگاہ پر پڑتے تھے اور پھر وہیں سے آپ ﷺ کا سفر معراج شروع ہوا، نبی کریم ﷺ نے ہم کو اس کی فتح کی بشارت دی ہے اور اس کے فضائل بھی آپ نے بیان فرمائے ہیں۔

مسجد اقصی سے متعلق بہت سے ایسے حقائق ہیں جو مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل ہیں، کیونکہ ان کو جھٹلانے اور مسخ کرنے کے لیے میڈیا کا سہارا لے کر زبردست پروپیگنڈہ کیا گیا، ڈاکٹر عیسی القدومی جو مسجد اقصی جن کا موضوع اختصاص ہے، ان کی یہ کتاب ہمارے لیے نظروں سے اوجھل ہو جانے والے ان حقائق کو بیان کرتی ہے، اور مسجد اقصیٰ کے موقع و محل، اس کے حدود، ان کی حیثیت، اس کی وجہ تسمیہ پر روشنی ڈالتی ہے اور ساتھ اس سے متعلق احادیث کا ذکر کرتی ہے۔

اسی طرح یہ کتاب بہت سے سوالوں کے جواب بھی فراہم کرتی ہے، یہود نے اس پر قبضہ کے لیے کیا کیا؟ کیا حائط البراق اس کا حصہ ہے، اس پر صلیبیوں کا قبضہ کیسے مکمل ہوا تھا؟ پھر صلاح الدین ایوبیؒ کے ہاتھوں یہ کیسے فتح ہوئی؟

فیصل یوسف العلي

مدیر مجلۃ الوعی الاسلامی

مسجد اقصی □□□□□ ہاں مسجد اقصی کی خاطر ہر مسلمان کا دل ز□ ہے، ہر آنکھ خون کے آنسو روتی ہے، ہر زبان اپنی طا□ □ اس کا دفاع کرتی ہے، ہر مسلمان پر اس مسجد کا ا□ حق ہے جو واجب الادا ہے ،ہر مسلمان کے دل میں اس کی ا□ محبت ہے جو ا□قر□ □ ناچا□ ہے۔

تاریخ اسلام کے فا□ و□□ین نے □ایت وسلا□ اور شر□ اسلامیہ کی خاطر تیری طرف □ کیا، □ں تک کہ تجھے □ کی □گی سے پاک کر دیا گیا، □ تجھ سے □ جزیرۃ العرب وبت پرستی کی آلا□ سے پاک کیا گیا تھا۔

تیرے اندر اور تیرے ارد گرد بر□ ر□ □ ہیں، تو □ا□ □ت ہے، تیرا حق تو ہم پر اسی دن ثابت ہو گیا تھا جس دن اللہ □ □لہ نے اپنے □ کو آ□ان پر □نے کے لیے تیرا انتخاب کیا تھا کہ حضور ﷺ کا سفر معراج تیرے دا□ سے شروع ہوا تھا، تیرے دا□ میں ہی اللہ وحدہ لاشریک نے دنیا کی سب سے بہتر مخلوق ا□ء ور□ کو اپنی □ز کے لیے امام الا□ء حضرت محمد ﷺ کی امامت میں □ کر دیا تھا، تو ہمارے پاس حضرت محمد ﷺ کی عطا کردہ امانت ہے، تو □ کی امانت ہے جس کو ا□ں نے ہمارے □د کیا تھا، تیری حفاظت و □اشت ہم پر اسلام کی طرف سے لازم ہے۔ ا□ با□ حق کا چاہے جس قدر انکار کریں لیکن □ الٰہی شامل رہی تو ان شاءاللہ حق □یب غالب آکر رہے گا۔

ڈاکٹر عیسیٰ القدومی

۱

□ □□□□□□□□ جب مسجد اقصی بولا جاتا ہے تو اس کا ا□ق پوری مسجد پر ہوتا ہے، وہ پورا □ ارضی جس کے ارد گرد دیواریں ہیں، جس میں دروازے ہیں اور و□ □ ان ہیں، جس میں ا□لی ا□مع ہے، □ا □ □ ہے، ا□لی ا□وانی ہے، بر آمدے ہیں، □ ہیں، □ترے ہیں، پانی کی نا□ں ہیں اور د□ معالم و آثار ہیں، مسجد اقصی کی دیواروں پر □ذن (اذان دینے کی □) بنی ہوئی ہیں، مسجد اقصی پوری کی پوری بغیر □ کی ہے سوائے □ا □ □اور ا□لی ا□مع کے جس کو عام طور پر لوگ مسجد اقصی □ ہیں، اس کے علاوہ □ حصہ باقی □ ہے وہ مسجد کے □ کے □ میں ہے، یہ پورا □ جو دیواروں سے گھرا ہوا ہے مسجد اقصی کے □ میں ہے اسی پر □ء و□ر □ کا ا□ق ہے، مسجد اقصی میں □ز پر □ت سے ثواب کی جو بشارت ہے وہ ان دیواروں کے اندر کے □ کے کسی بھی گو□ میں □ز ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

۲

□□□□□□ □ کے متعدد نام ہیں، جن کی □ ت ہی اس کی علو شان پر دلالت کرتی ہے، مسجد اقصی اور □ ا □ س کے لئے □□ □ نام □ □ □ ہیں، جن میں سب سے □ روہ ہیں جو کتاب وسنت میں وارد ہیں، □ ا □ الاقصی، □ ا □ س،ا□ء،اس کا اقصی نام ذکر کرنے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے □ گیا ہے، کہ اس کو اقصی شاید اس لئے □ جاتا ہے ان مساجد میں سب سے دور دراز واقع ہے جن کی زیارت اجر وثواب کی نیت سے کی جاتی ہے، یہ بھی □ گیا ہے کہ اس کو اقصی اس لیے □ ہیں کہ اس کے □ □دت کی کوئی جگہ نہیں ہے، اس کو اقصی □ □ں اور □ □ں سے دور ر □ کی بنا پر بھی □ گیا ہے۔

٣
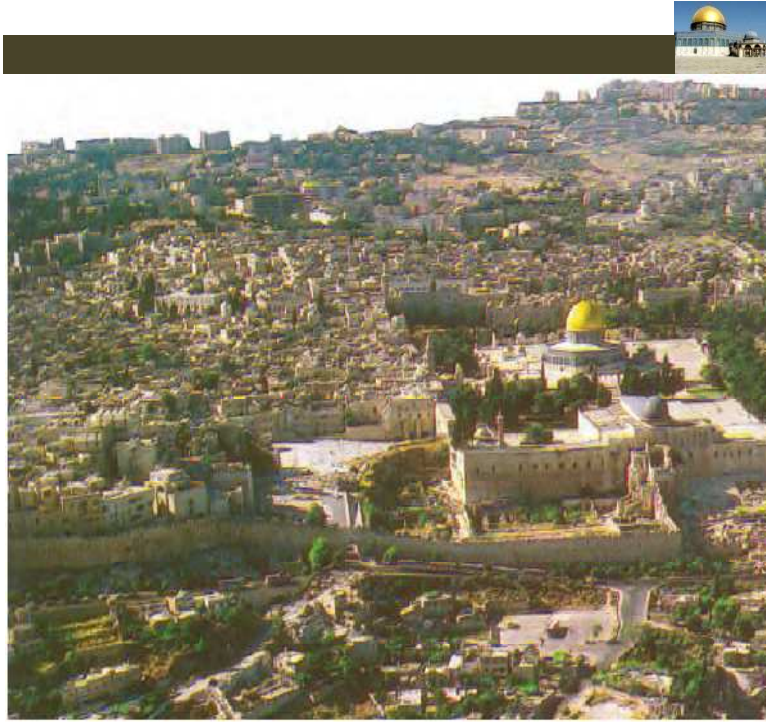
□ □□□□□ □ □ہ سے گھرا□ □ ا□ س چار □ں پر واقع ہے، ا□ میں سے ایک □ پر مسجد اقصی واقع ہے، مسجد اقصی پوری دنیا میں واحد ایک□ ا□ مسجد ہے جس کے ساتھ د□ □ ت بھی □ی ہوئی ہیں، چنانچہ مسجد اقصی میں متعدد □رتیں ہیں، □ پانی کی نا□ں، □ترے، برآمدے، مدارس، پانی کے حو□ ، درخت، □ابیں، □ و □، متعدد□ذن، دروازے □یں، □ خانے، ا□ کے □ے، مسجد اقصی کی □انی کرنے ولواں کے □ے سب اس میں شامل ہیں ، چنانچہ اس کا □ ر□ □□□□□مر□ □ ہے۔

□□□□□□ □ روئے زمین پر اپنے وجود کے ا□ر سے حرم شر□ کے □ دوسری مسجد ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ □ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پو□، یارسول اللہ ﷺ زمین پر سب سے □ کون سی مسجد □ کی □، فرمایا مسجد حرام، میں نے پو□ پھر کون سی، فرمایا مسجد اقصی، میں نے پو□ دونوں کی □ کے در□ن کتنی مدت فاصل ہے، فرمایا چالیس سال، □کوان□ں کے □ □ کو جہاں بھی □ز کا موقع □ وہاں □ز پڑھ لو کہ اسی میں □یا□ ہے۔ (□ری)

[illegible] اوراس کے ارد گرد بر □ ر□دی□ ہیں، مسجد اقصیٰ ا□ جگہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے با□ بر □ بنایا ہے، اس کا ارشاد ہے ([illegible])(الاسراء: ۱)

(بڑی مقدس ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے □، جس کے ارد گرد (کے ماحول) کو ہم نے بر□ں سے معمور کر رکھا ہے، □ یہ تھا کہ ان کو ہم اپنی نشانیاں دکھادیں، بے □ اللہ خوب سننے اور د□ والا ہے۔)

اس مسجد کے متعلق □ گیا ہے کہ اگر اس آیت کے علاوہ اس کو اور کوئی□یا□ حاصل نہ ہوتی تو صرف یہ آیت اس کے فضائل اور تمام بر□ں کے لیے کافی ہوتی، اس لیے کہ جب اس کے ارد گرد بر □ ر□دی□ ہیں تو پھر اس کے اندر □□ زیادہ بر □ ر□ □ ہیں، اس کی بر □ کا اندازہ اس سے □ کہ مسجد حرام اور مسجد □ی کے علاوہ تمام مساجد پر□یا□ بخشی □ ہے۔

□

□□□□□□ □ مسلمانوں کا قبلۂ اول ہے، امام □ری نے حضرات براء بن عازب□ کی □ سے □ کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ □ ا□ س کی طرف □ کر کے □ا □ □زادا کی یا ١٧ □ ادا کی، پھر ہم کو □□ قبلہ کا □ ہوا، لیکن □□ قبلہ نے اس کے مقام و مر□ کو □ نہیں کیا، بلکہ اس کی □ قدر و □ مسلمانوں کے دلوں میں اور شر □ اسلامی میں باقی رہی۔

۷

□□□□ □□ □ کے فضائل نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے، اس کی قدر و □ اور اس سے مسلمانوں کے □ □ کے □ میں □ں □ □ن فرمایا ہے کہ ا□ مسلمان یہ □ کرے گا کہ اس کے لیے کوئی ا□ □ □سی جگہ ہو جس سے وہ مسجد اقصی کو □ □ سکے یا وہاں سے وہ اسے د□ سکے، اور یہ □ اس کے لیے دنیا و ما□ سے زیادہ □ب ہو گی۔

حضرت ابوذر□ کی روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، ہم آ□ میں مذاکرہ کرنے □ کہ مسجد □ی زیادہ ا□ ہے یا □ ا□س، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ □ی مسجد میں ایک □ز ا□س میں چار □زیں پڑ□ سے ا□ ہے، جبکہ وہ □ز پڑ□ کی بہترین جگہ ہے، آدمی یہ □ کرے گا کہ اس کے پاس □ڑے کو زمین سے باند□ والی رسی کے برابر کوئی جگہ ہو جہاں سے وہ □ ا□س کو د□ سکے یہ اس کے لیے پوری دنیا مل جانے سے بہتر ہو گا، ابوذر□ □ ہیں یا یہ □ کہ یہ اس کے لیے دنیا و ما□ سے بہتر ہو گا۔

□

□□□□ □□ □ کی □ سے □ ہی □
کریم ﷺ نے اس کی □ کی بشارت
دی، آپ ﷺ کی یہ بشارت علامات
□ت میں سے ہے، عوف بن ما□ فر
ماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے
پاس □وۂ □ک میں آیا اور آپ ﷺ
□ے کے □ میں تھے تو آپ ﷺ
نے فرمایا □مت کی □ نشانیاں شمار
کرو (ان کو ذکر کرنے کے □)
آپ ﷺ نے ان ہی میں فتح □
ا□س ذکر کیا۔(□ری)
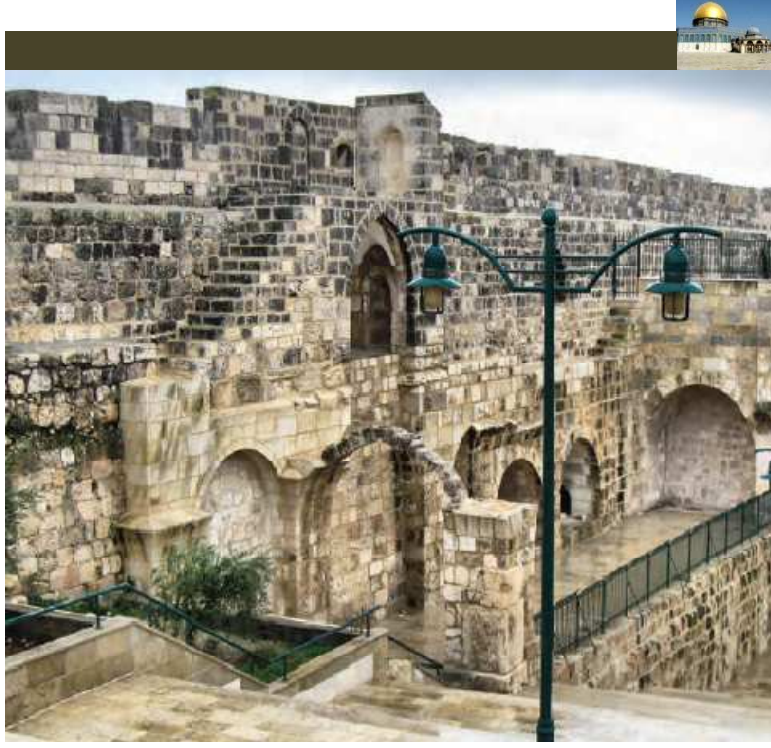
□□□□□ میں اس جما ۃ کا Á نہ ہے جس کی مدد اللہ کرے گا، وہ □ □ کے گھر کا مرË ی حصہ ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ی امت میں ا□ گروہ ہمیشہ ا رہے گا جو حق لیے بر سر Â ر رہے گا، وہ ان لوگوں پر غالب آئے گا جن سے ہماری د Ì ہو گی، ں تک کہ اس گروہ کا آخری فرد Ä دجال سے .□ کرے گا۔(احمد، ابو داؤد، حاÇ، Æانی نے اس کو ¥ کیا ہے اور اÅنی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے) یہ بات معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰ دجال کو Êلطین میں باب Ú کے پاس È یں گے اور Î کریں گے۔

a ا ` س اور دشام کی ز µ وہ سرز µ ہو گئ Ð Ïut
ہو<، تمام وں کو " کیا جائے<، اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آزاد کردہ باندی Óنہ Ò Ñ
فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے f کہ * کو a ا ` س کے بارے میں
Ö Ọ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ Ð و Ï کی زمین ہے۔(رواہ ابن ماجہ، اÅنی نے اس
کو صحیح شمار کیا ہے)

۱۱
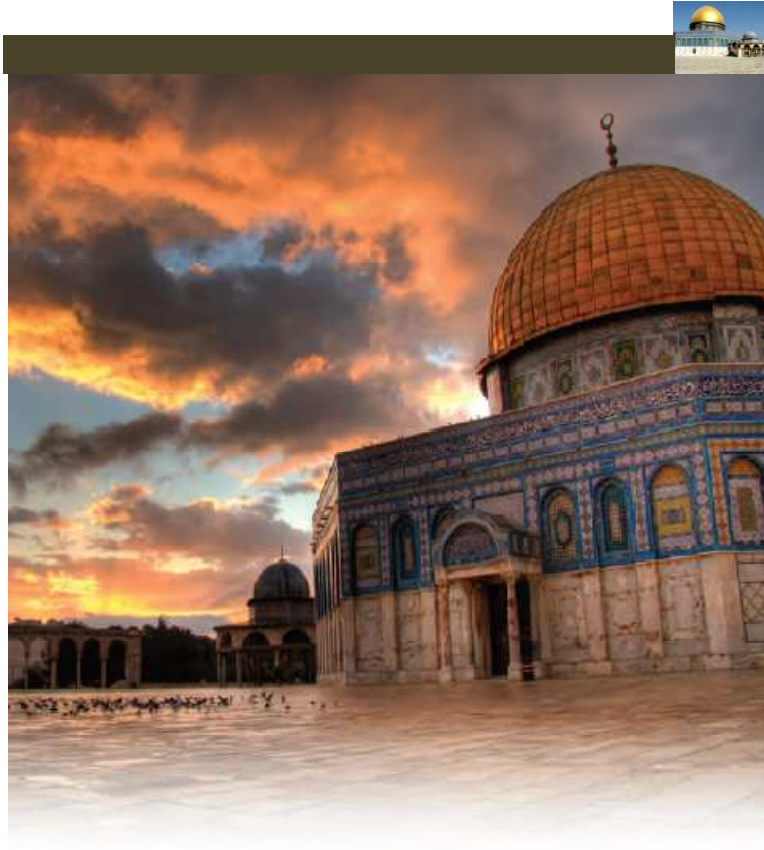
ہی وہ مقام ہے جس میں مو دجال سے کر ہ × O اور وہ اس میں نہ دا ہو سکے گا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کے متعلق فرمایا: اس کی علامت یہ ہے کہ وہ روئے زمین پر ے گا، اس کی مت ہر جگہ قائم ہو جائے گی سوائے چار مساجد کے، مقد، مسجد ی، مسجد اقصی اور طور''۔

□□□□□□ □ ہی وہ م ہے □ں وا□ اسرا□ میں □ کر Y صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی à مسجد سے دنیا کی دوسری مسجد □ لایا گیا، چنانچہ دونوں مساجد کا □ و شرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا گیا، اور دونوں □ں کی زیارت اور ان کی □یا□ آپ کو دی □۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: □□ے پاس براق لایا گیا، وہ □ رنگ کا جانور تھا، □ھے سے بڑا تھا اور □ سے □ٹا، وہ اپنے قدم اپنی حد نگاہ پر ر□ تھا، فرماتے ہیں کہ میں سوار ہوا □ں □ کہ □ ا□ س آیا پھر میں نے اس کو اس □ میں باند دیا جس میں ا□(اپنی سواریاں) باند□ کرتے ì، فرماتے ہیں کہ پھر میں مسجد میں دا□ ہوا میں نے اس میں دور □ □زادا کی پھر میں □، پھر □ے پاس □□ □ ا□ م□ئے ا□ □ + میں شراب اور ا□ □لے میں دودھ لے کر، تو میں نے دودھ □، تو □□ نے f کہ آپ□ نے ð ت کو ï کیا، پھر ہمیں لے کر □□ن پر + جایا گیا۔۔۔۔۔(مسلم)

□□□□□□□ □ روئے زمین پر وہ واحد جگہ ہے جہاں تاریخ انسانی کا jv ¢ ò□

ہوا، جس میں کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد ﷺ □ >اکے □ ہوئے

تمام ا□ی؟ور سول □ ہوئے، اور پھر وہیں □ کر Y ﷺ نے لیلۃالاسرا؟ میں تمام ا□ی؟

کی امامت فرمائی، یہ مسجد اقصی کی اسلا □ کاا□اف ہے، مسجد اقصی پر امت محمدیہ کی

امامت کا □ت ہے، وہاں آپ ﷺ کی امامت تمام ا□یاء کے مقدسات پر رسول

اللہ ﷺ کی وراثت ثابت ہونے کا اعلان ہے اور اس کا بھی اعلان ہے کہ آپ ﷺ

کی رسالت ان تمام مقدسات پر □ وحاوی ہے اور ان سب کا آپ ﷺ کی

رسالت سے ر□و □ ہے اور دین اسلام سا□آ□نی مذاہب کا وار□ ہے۔

□□□□□ □ میں 4زبڑے شرف کی بات ہے، æت £ الخ] % [´ þ

رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ É ت ﷺ نے فرمایا: جب æت

ن æا å م a ا ` س کی سے P ر¯ ہوئے، تو اللہ y لی سے Ã ° وں کا

سوال کیا، ا - Ú مت ما کہ پھران کے و - Ú مت کوئی نہ) ئے، ا ما Í کہ

پھران کے کسی کو نہ ۔ اور یہ کہ جو اس مسجد میں صرف 4زادا کرنے کی نیت سے

É ئے تو اس طرح سے نہوں سے) ê ف ہو کر اسی دن اس کو اس کی ماں

نے ہو، t رﷺ فرماتے ہیں اللہ و ° # تو ان کو عطا کر دی ، ا E ہے

کہ ان کی ی دعا بھی قبول کی ¥۔(نسائی وا] ماجہ)

علمی حلقوں، اور =رسین کی T ت اور بڑی تعداد میں N I É= I
وجہ سے e رہوئی، =رسین نے الگ الگ H ترے منتخب کر لیے جو کہ طلبہ کے بیٹھ کر
درس کے لیے تیار] Z ì ، موسم مامیں و-ں موسم معتدل ہونے کی وجہ
سے یہ حلقے Tþ طور پر لگتے ì ، مسجد اقصی کے 1رے E ان میں _ ^ اس طرح
کے تیس H ترے ہیں، ان H تروں پر پتھر کی u ابیں ئی تھیں تا کہ تلامذہ کے
سامنے شیخ بیٹھ © ، ان میں سب سے زیادہ p ت طالبا شر بصیری کو ملی جو باب
النظر پر واقع ہے، یہ تدریس کے لیے ا c ل ہوتا j ، مسجد اقصی کے L کو جمالی ر
د K کے لیے ان میں سے ~ کی عہد مملوکیہ میں ہوئی اور ا T عہد h نی میں
] Z ۔

:

□□□□ □□ □ کا جزؤ ;GÖاق ہے جس سے اس کو کسی طور پر بھی ا_ W }
o ، وہ مسجد اقصی کی دیوار کا x ب غ بی õ ہے، اس کا اسلامی ا ê میں èر ہے،
اس و‑+ یہودی اس کو دیوار یہ h ہیں، ان کے دعوے کے p q وہ y کا با
ماندہ õ ہے، یہود نے p . س میں اپنے وجود سے اس طرح کا دیوار براق
کے s میں کوئی ا دعوی نہیں کیا، جب وہ . س کی زیارت کرتے ì تو À
دیواروں کے)سmدت کرتے ì پھر ا z ں نے مسجد اقصی کی غ بی دیواروں کے
)سmدت شروÓ کر دی، جب ;GÖاق کی ملکیت کو + کر مسلمانوں اور یہود کے
در ن نزاÓ ہوا تو¼ ½ؤ میں اقوام | ہ کی } نے یہ h کیا کہ غ بی دیوار صرف
اور صرف مسلمانوں کی ملکیت ہے، وہ مسجد اقصی کا ا جزؤ ہے جس کو اقصی کے L
سے ا_ نہیں کیا جا o ، اور وہ او قاف اسلامی کی ا ê میں ہے۔

:

:(

□□□□□ □□ □ ،اس سرز µ پر مختلف Ǘ متیں قائم ہو لیکن اسلامی Ǘ { ں کے زمانے میں ں N ا ! وسکون اورا 3 ف کادور دورہ ر-اتناکسی زمانے میں نہیں ر-، اس پر تمام S ئے تار X کی صریح شہادت موجود ہے، یہ بات اس سے اور ہوتی ہے کہ اسلامی Ǘ مت کے سایے میں p . س کے کلیسااور میں ں کی ẗ زادی ظ رہی، اور آ ۃ اس رواداری کی مثال موجود ہے، ار 0 a ا ` س پر حکمرانی کرنے والوں میں عہد اسلامی جیسی نرمی وعدل پروری کامشا ہ کسی دور میں نہیں کیا گیا۔

• نبش اليهود لمقابر المسلمين

متحف يهودي للتسامح بين الأديان!!

يدعي القائمون على مشروع المتحف انه مخصص للترويج للتفاهم بين الديانات المختلفة والتسامح بينها!!! فأي تسامح يبدأ بنبش القبور الإسلامية وانتهاك حرمتها وحرمة من فيها من الأموات، واستفزاز مشاعر المسلمين بالاعتداء على قبور أجدادهم وتاريخهم؟!! وكيف ستقام منارات للسلام والمحبة وسط مقبرة للمسلمين؟!! بعد أن نبشوا قبورها وبعثروا عظامها وحطموها وألقوها على الطرقات؟! ولتتضح مشهد تلك الجريمة لا بد أن الخص تاريخ "مقبرة مأمن الله" وما جرى لها بالآتي:

في عمق التاريخ

تقع مقبرة "مأمن الله" والتي يسميها بعضهم "ماميلا" غربي مدينة القدس القديمة على بعد 2 كم من باب الخليل، وهي أكبر مقبرة إسلامية في القدس وتقدر مساحتها بـ 200 دونماً "الدونم 1000 م^2".

وقد واكب تاريخها تاريخ المدينة، ويذكرها المؤرخ الفلسطيني عارف العارف صاحب "المفصل في تاريخ القدس" أنها أقدم مقابر القدس عهداً وأوسعها حجماً وأكثرها شهرة، وترى دائرة الأوقاف الإسلامية في القدس أن المقبرة اقيمت قبل 1400 عام، وفيها عدد كبير من قبور الصحابة والمجاهدين الذين دفنوا فيها أثناء الفتح الإسلامي عام 15هـ/ 636م وما بعده، وفي المكان ذاته عسكر صلاح الدين الأيوبي يوم جاء ليستعيد القدس من الصليبيين عام 1087م.

نكبة... احتلال... وطمس... وإزالة للمعالم

بعد أن احتلت المنظمات والعصابات الصهيونية عام 1948 الجزء الغربي من القدس، سقطت مقبرة "مأمن الله" من ضمن ما سقط من أراضي القدس وفلسطين، واقرت قوات الاحتلال قانوناً بموجبه اعتبرت جميع الأراضي الوقفية الإسلامية وما فيها من مقابر ومقامات ومساجد وأراض تدعى "أملاك الغائبين" ويديرها "حارس أملاك الغائبين" وله حق التصرف بها، وبذلك أصبحت مقبرة "مأمن الله" ضمن "أملاك حارس أملاك الغائبين" لدى "دائرة أراضي الاحتلال"، ومنذ ذلك الحين دأب الكيان اليهودي على تغيير معالم المقبرة وطمس كل اثر فيها حتى انه لم يتبق فيها سوى اقل من 5% من القبور، وقدرت المساحة المتبقية فيها بحوالي 8% من المساحة الأصلية "أي حوالي 19 دونماً".

أية كرامة، وأي تسامح؟!!

وفي نهاية عام 2005م عاود الاحتلال الاعتداء على حرمة الموتى وقبورهم في مقبرة "مأمن الله"، فقامت جرافات الاحتلال وأكثر من 140 عاملاً بتجريف أرض المقبرة ونبش القبور وإهانة كرامة الموتى تمهيداً لإقامة مشروع أمريكي يهودي، يضم بنائين كبيرين أحدهما باسم "الكرامة الإنسانية" والثاني باسم "متحف التسامح" بكلفة 200 مليون دولار بتمويل مركز سيمون فيزنطال في لوس أنجلوس بالولايات المتحدة؛ وسبق في عام 1994م ان وضع حجر الأساس لمتحف التسامح في حفل كبير حضره نائب رئيس الوزراء الحالي "أيهود اولمرت" وحاكم كاليفورنيا "ارنولد شوارزينغر".

4

التزوير طال كل ما هو إسلامي وعربي في بيت المقدس

الأسماء.. تزوير وتحريف!

تهويد المسميات عملية منظمة تستهدف التزوير، وتتم عن طريق "سلطة تسمية الأماكن" الإسرائيلية وهي الهيئة الوحيدة المناط بها هذا العمل، والتي تتعمد التحريف للأسماء بعدة طرق منها ترجمة الاسم إلى العبرية -العبرنة- مثل جبل الزيتون إلى هار هزيتم وجبل الرادار إلى هار دار شمال غرب القدس وغيرها، وتحريف الاسم العربي ليلائم اسماً عبرياً مثل كسلا أصبحت كسلون والجيب جبعون والتحريف يتراوح بين استبدال حرف بآخر إضافة أو حذف.

الآثار الإسلامية.. تحريف وتزييف!

من أساليب التحريف والتزييف في المدينة العمل على إزالة وطمس آثار القرى العربية واستخدام حجارتها في بناء المغتصبات اليهودية، فبلدية القدس تتجنب البناء بالأسمنت المسلح لكي يخيل للزائر أن هذا السور بني من قبل مئات السنين ولكي يعملوا على إعادة استخدام هذه الآثار في تركيب تاريخ يهودي مزور.

الآثار.. سرقة وإهمال!

إهمال الآثار في منطقة القدس والتغاضي عما يحدث فيها من نبش ونهب وسرقة في وضح النهار لقد أطلق الكيان اليهودي العنان للتجار اليهود لممارسة ابشع أشكال التجارة والسرقة غير المشروعة للمعالم الأثرية فلم تبق خربة إلا وعاث فيها اللصوص خراباً وتدميراً.

المعالم الإسلامية.. طمس وتهويد!

وتتعمد حكومة الاحتلال أسلوب طمس المعالم الإسلامية وتهويدها كإزالة وتهويد حي المغاربة في 1967/6/10م وترحيل أهله، واليهود يعتمدون أكثر من نمط لطمس وتزوير المعالم الإسلامية في المدينة كنمط الإزالة كما حدث في حارة المغاربة ومسجد حي الشرف، وقد يعمدون إلى تحويل المسجد إلى كنيس يهودي كما في مسجد النبي داود حيث أقدمت السلطات اليهودية على إحداث تغيير في معالم المسجد، بعد إزالتها للكتابات القرآنية وما يوحي بأنه كان في الأصل مسجداً. وقد يعمد إلى تحويل جزء من المسجد إلى كنيس كما حدث في مسجد النبي صموئيل شمال غرب القدس.

المقابر.. هدم وطمس!

والاعتداءات اليهودية لم تمس الأحياء وحدهم بل طالت الأموات في قبورهم كمقبرة باب الرحمة "الأسباط" حيث أتت حفريات الجرافات الصهيونية على مئات القبور وتبعثرت عظام الموتى بحجة

• باب الأسباط

4

• أحد الممرات والأنفاق تحت أساسات المسجد الأقصى

التطوير والأعمار، وكذلك ماحدث في مقبرة (مأمن الله) العريقة حيث سيطر اليهود على هذه المقبرة وتوقفت عملية دفن الموتى منذ ذلك الحين، وتناقصت مساحتها التي لم يتبقى منها سوى 19 دونم بعد أن كانت 136دونم، وهي تستخدم اليوم كمقر رئيس لوزارة التجارة والصناعة الصهيونية، وما زالوا يعبثون في قبورها التاريخية والتي تضم رفات بعض الصحابة والعلماء المسلمين، وكان آخر الاعتداءات أن أقامت الجامعة العبرية حفلاً موسيقياً صاخباً على أراضي المقبرة ، وانتهك في ذلك الحفل كل المحرمات.

السياحة.. دعاية خبيثة!

وتمارس الدعاية اليهودية أخبث الوسائل لإيصال رسالة واضحة للزائرين من اليهود وغيرهم بأن تاريخ تلك الأرض هو تاريخ اليهود فقط، وتشوه كذلك صورة المسلم والعربي والحط من قيمته، وتحارب اقتصاد القدس والتجارة فيها بشتى الوسائل بقصد ترحيل التجار القسري المنظم.
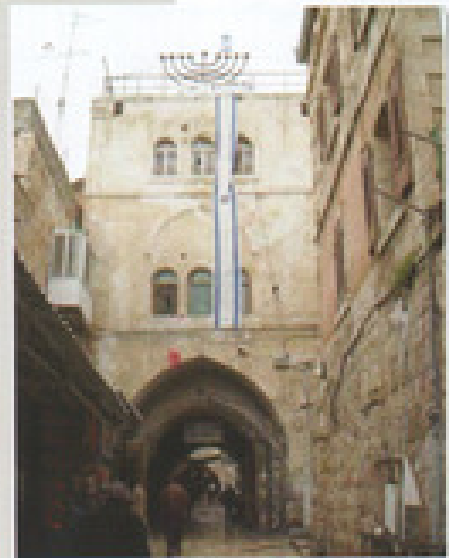
• أحد الأحياء اليهودية ترفع العلم والشمعدان اليهودي

وأخطر تلك الممارسات ما يقوم به المرشدون السياحيون من دور يتسم بالتزييف والتزوير خلال إرشادهم للسائحين عن القدس، فهي "مدينة داود وسليمان" والعرب احتلوها وبنوا مقدساتهم على أنقاض كنسهم ومقابرهم ومنازلهم ". وكذلك الكتب والكراريس والمجلات السياحية التي توزع وتباع في المكتبات خلال تجوالهم في شرقي القدس ، والتي لا تقل خطورة من القذائف الدبابات وصواريخ الطائرات الحربية!!

الحفريات اليهودية.. الأهداف الخفية!

العديد من الحفريات تجري بهدف إضعاف البنية التحتية للأبنية والمساكن والمقدسات الإسلامية، حيث أصيب الكثير منها بتصدعات خطيرة، مثل المدرسة العثمانية، والمدرسة المزهرية والمدرسة الجوهرية في باب الحديد ورباط الكرد، والزاوية الرفاتية، والمدرسة التنكزية في باب السلسلة، هذا إضافة إلى مئات المنازل التي سقطت أرضياتها وتصدعت جدرانها وتمنع السلطات أي ترميم فيها.

• ولم تتبق حارة أو زاوية في القدس إلا وتعرضت لهذه الحفريات وعندما توجد أي آثار إسلامية كانت تلقى الإهمال والضياع والتدمير ولا يتم توثيقها.

باب الرحمة ويقع مباشرة عند مقبرة الرحمة في الجهة الشرقية للمسجد الأقصى من الخارج

وكأن هذا الموقع له تاريخ عريق، كما حدث بعد احتلال اليهود للقدس الشرقية في عام 1967م عندما هدموا حي المغاربة، وهو حي إسلامي موقوف لمن شد الرحال للمسجد الأقصى من أهل المغرب، وزعموا أن الحائط الذي يجاوره هو الجزء المتبقي من الهيكل المزعوم، وسموه حائط المبكى، والذي يطلق عليه أصلا حائط البراق. ولم يدع اليهود يوما من الأيام أي حق في الحائط إلا بعد أن تمكنوا من إنشاء كيان لهم على ارض فلسطين.

• **واثبتت الحفريات التي تمت من قبل اليهود تحت حائط البراق والمسجد الأقصى أن الآثار الموجودة جميعا آثار إسلامية وليس هناك أي اثر للحضارة اليهودية المزعومة.**

وجدير بالذكر انه حتى عام 1519م تقريبا كان اليهود يصلون قريبا من السور الشرقي للمسجد الأقصى، قرب بوابة الرحمة، ولم يتعبدوا قرب حائط البراق، وكان السور الشرقي مقدسا أكثر من السور الغربي، حيث كان يأتي البعض منهم في بداية القرن العشرين، ويتوسلون بوضع كراسي لهم ومقاعد عند هذا الحائط، وكان لتسامح المسلمين نحوهم في النواح عند ذلك الحائط جعلهم يتمادون في توجيه اليهود اتباعهم لإقامة شعائر دينية عند ذلك الحائط.

وكان اليهود في أحيان كثيرة يأتون إلى القدس لا ينوحون ولا يتعبدون عند الحائط بل يذهبون إلى خارج المدينة للنواح واقامة شعائرهم.

• واستنكر المسلمون والمجلس الإسلامي الأعلى جلب اليهود كراسي للجلوس عليها بالقرب من حائط البراق، وذلك في فترة الانتداب البريطاني حيث ذكروا في مذكراتهم المرسلة لممثل الدولة المنتدبة الكولونيل سايمس في عام 1926م: إن الكراسي قد تصبح مقاعد، وإن هذه المقاعد لا تلبث أن تصير ثابتة في الأرض، وإنه لا يمضي على المقاعد زمن طويل حتى يكون اليهود قد أوجدوا لأنفسهم حقا شرعيا في هذا الموقع، وإذا بتوقعات المسلمين المستنكرين لتواجد اليهود عند الحائط الغربي للمسجد الأقصى المبارك تصبح حقيقة وواقعا ثابتا وحقا لليهود بعد تمكنهم من احتلال القدس كاملة عام 1967م.

• بل إن عصبة الأمم والتي ساهمت في تمكين اليهود واحتلالهم لأرض فلسطين ووضعها تحت الانتداب لضمان تنفيذ هذا المشروع الاستيطاني، والذي تبعه تقسيم فلسطين، ومنح الوجود اليهودي الصهيوني شرعية مستمدة من الشرعية الدولية، أقرت بأن حق الملكية للحائط وحق التصرف به وما جاوره من الأماكن عائد للمسلمين، وإن الحائط نفسه هو ملك للمسلمين، وهو جزء لا يتجزأ من المسجد الأقصى.

وذلك كله باعتراف اليهود أنفسهم عدم ملكيتهم لأي دليل ووثيقة تؤكد ملكيتهم للحائط المتنازع عليه، وقد اعترف اليهود أنفسهم أمام لجنة التحقيق التي شكلتها عصبة الأمم عام 1930م أيام الانتداب البريطاني على الرغم من تعاطفه

قبل أن يهدم المسجد الأقصى

أيها المسلمون ..

هل من إعذار إلى الله تعالى بقول أو عمل لوقف المؤامرة ؟!